رباعی نمبر ۲۲ کے دوسرے مصرعہ میں "معنی ... بکسر النون ہے۔ اس لیے قافیہ کا عیب ایسا پیدا ہو گیا ہے۔

رباعی ۱۳۱ میں ایک مصرع ہے " فن صاحب فن کا اینچ لیتا ہے لہو" اگر چہ " اینچنا بمعنی کھینچنا بولا جاتا ہے۔ چنانچہ میر کا شعر بھی ہے :-

ملاقات ہوتی ہے تو کش مکش سے ؛
یہی ہم سے ہے جب نہ تب اینچا تانی ؛

لیکن یہ لفظ بازاری ہے۔ فصحا کھینچنا ہی بولتے ہیں۔ رباعی ۲۰۲ کے آخری مصرع " دنیا ہے کر، یا کار گہ کوزہ گراں" میں دنیا ہے کہ ہے کار گہ کوزہ گراں" زیادہ بہتر تھا۔ بایں ہمہ اس میں شبہ نہیں ہو سکتا کہ خالد کا کلام عہد آفریں ہے اور اس لیے ہر صاحب ذوق کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

غزال و غزل۔ از جناب سراج الدین صاحب ظفر۔ تقطیع متوسط ضخامت ۲۱۲ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت مجلد -/10، ظفر صاحب جو اردو زبان کے مشہور شاعر نغز گو ہیں خود اپنے کلام کے متعلق بالکل بجا لکھتے ہیں کہ "جس طرح میرے خیالات بیشتر لوگوں سے جدا ہیں میرا اسلوب شاعری بھی جدا ہے۔ میں نے غزل کے روایتی قالب کی حدود میں رہ کر غزل کی دوسری سب روایتوں کے تانے بانے کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔" (ص۶) اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جہاں تک غزل کے روایتی قالب کا تعلق ہے۔ ظفر صرف یہی نہیں کہ اس کے باغی ہیں بلکہ اس کا پورا احترام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے غزل کی ہر قدیم روایت۔ رمز اور علامت سے انحراف کر کے اپنے چند مخصوص رموز و علائم کے پردہ میں حیات و کائنات کے گوناگوں معاملات ومسائل کی ترجمانی یا شاہدان معنی کی تصویر کشی کچھ ایسے اچھوتے انداز سے کی ہے کہ وہ ان کا فن بن گیا ہے اور اس نے ان کی شاعری کو ایک انفرادیت بخشی ہے۔ اس حیثیت سے اگرچہ کتاب کا نام برگ نوخیز، یا " برگ سبز" ہے لیکن درحقیقت صحیفہ، شاعری کا " ورق